
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

بڈھے جوان بن گئے

صرف خوردنی خضاب کھائیے

اگرچہ کھانے والے خضاب کے نسخے بہت ہیں مگر استعمال دشوار ہیں کیونکہ جابجا طاقت بشری سے باہر ہے لیکن ان مشکلات پر نظر رکھ کر ہم نے ایسا خوردنی خضاب ایجاد کیا ہے جس کی تعریف [illegible] کے متعلق کرنے سے [illegible] روز بروز [illegible] ہیں اور صرف سفید بال ہی ہمیشہ کیلئے سیاہ ہو جاتے ہیں بلکہ چہرہ کا رنگ روغن بھی جوانوں کی طرح [illegible] ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں طاقت۔ دماغ میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے۔ بال کیسے ہی وقت سے پہلے سفید ہو گئے ہوں سب از سر نو سیاہ ہو جائینگے۔ بینائی کو اسقدر تیز کرتی ہے کہ [illegible] عینک کی عادت جاتی رہتی ہے۔ قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے اور معدہ کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جو کھائے وہی ہضم۔ قوت باہ [illegible] بڑھاتا ہے کہ اسکا کھانے والا بعد استعمال اپنے کو نوجوانوں میں شمار کرنے لگتا ہے۔ غرض اسکے کھانے سے حقیقی معنوں میں شباب قربان ہوتا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ اٹھیے اب آپ اور مکتب خضابوں کی شیشیاں توڑ کر پھینک دیجیے اور اسے استعمال کیجیے بڑے بڑے سند یافتہ حکیم ڈاکٹر وید وغیرہ کثیر تعداد میں منگا کر شہرت حاصل کرتے اور صد ہا روپیہ پیدا کر رہے ہیں جس جس قصبہ یا گاؤں میں اس کا ایک پارسل پہنچ جاتا ہے۔ اس کے حیرت انگیز فوائد کو دیکھ کر تیزی سے بہت ضرور ہونے کی وجہ سے معمولی معمولی گاؤں سے درجنوں آرڈر آئے ہیں لطف یہ ہے کہ ہر عمر ہر مزاج والا ہمیشہ ہر جگہ اسکو سفر تک میں بھی استعمال کر سکتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ پارسل ملے گا۔ قیمت مکمل کیس خوردنی خضاب کی صرف سات روپیہ آٹھ آنہ (۸/۷) مع محصول ڈاک و پیکنگ۔

سارٹیفکٹ ملاحظہ ہو

عالیجناب رفیع احمد صاحب سکریٹری کانگریس خلافت کمیٹی [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا ارسال کردہ خضاب خوردنی کا استعمال کیا گیا میرے کل بال جو بوجہ نزلہ عالم شباب ہی میں سفید ہو گئے تھے ایک بکس کے استعمال سے بالکل سیاہ ہو گئے برائے مہربانی دوستوں کے لیے دو بکس اور بھیج دیجیے۔

مقامی اخبار شیعہ کالج نیوز نمبر [illegible] جون ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں ریویو لکھا ہے کہ ہم نے خضاب خوردنی کا تجربہ کرایا تو واقعی سفید بالوں کے سیاہ کرنے میں بیحد مجرب ثابت ہوا علاوہ اسکے دافع نزلہ مقوی باہ۔ مقوی بصر و ہضم وغیرہ کے حق میں تو اکسیر ہے۔

عالیجناب منیجر صاحب کارخانہ [illegible] پدرو سٹ [illegible] ضلع [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا خضاب خوردنی بہت مفید ثابت ہوا۔ اس اطراف میں اسکی دھوم مچ گئی ہے لہذا جلد سے جلد ۲ بکس بذریعہ وی پی اور بھیج دیجیے۔

ایڈیٹر صاحب روزنامہ ہمدم ۹ جون ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں خضاب ہذا کے اجزا کے متعلق ریویو فرماتے ہیں کہ اسکے اجزا نظام انسانی خصوصاً عصباتی پر خاص اثر کرتے ہیں [illegible] کو تقویت دیتے ہیں غذا جزو بدن بنجاتی ہے۔ اعصاب قوی بنجاتے ہیں۔ امراض [illegible] کا ازالہ ہو جاتا ہے اچھی چیز ہے علاوہ اسکے آپکے اظہار کے لیے صد ہا میں سے چند خطوط [illegible] کی مانیں مشتہر کرتا ہوں جن کی نقل پہلی شاہد ہر [illegible] ایک زمانہ میں ہے۔ ہماری ادویہ کے اجزا کے متعلق مصنف مقالات جسمانی و مصنف مخزن المفردات مصنف الفاظ [illegible] وغیرہ لکھا ہے [illegible] پورے پورے فائدے کی [illegible] بوجہ [illegible] بال بالکل سیاہ ہو جائینگے تمام سفید ہو گئے۔ بینائی تیز ہو جسم کی رگ رگ میں طاقت بڑھے [illegible] ذرا سی [illegible] سفید ہونے پر بھی آپ [illegible] تو تعجب ہے

المشتہر۔ منیجر کارخانہ خوردنی خضاب حکمی شفا لکھنؤ

اجلاس سوسائٹی
پنے

معارف اللغات

مرتبہ

راجہ محمد نواب علیخاں صاحب تعلقدار
[illegible] الہ [illegible] کی [illegible] کا [illegible]
اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے [illegible] استاد [illegible]
[illegible] واقف ہو سکتا ہے۔ قیمت

حصہ دوم — صہ
حصہ اول — للعہ — علاوہ محصول ڈاک

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں اور تاجروں کا ذکر ہوتا ہے
لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں اور سلطنت انگلشیہ، [illegible]
یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور صنعتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔
نام و پتے مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات
کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اور کالونیل اور بیرونجات کی
بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع بندرگاہوں اور روانگی جہاز کے متعلق دیگر تفصیلات کی تشریح
کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں یا

ایجنسیوں کے خواہشمند

ہیں ان کا نام و پتہ ایک [illegible] میں مناسب عنوان کے ماتحت

ایک پونڈ دس شلنگ

میں جمع کر دیا جائے گا۔ [illegible]
جو صاحب اور [illegible] تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں [illegible]
ڈائرکٹری [illegible] ایک جلد [illegible]
[illegible] بذریعہ پارسل روانہ کر دی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹیڈ ۲۵ [illegible] لین
لندن ای سی ۴ انگلینڈ

سیاحت ظریف

یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق

عجیب دلچسپ نظم ہے چھپے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد [illegible] مکمٹ بھیجیے یا وی پی اور منی آرڈر بھیجئے۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۴ء
کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد صہ مع محصول ڈاک۔
مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ۔

جن صاحب کو قوت مردی کا مکمل اور بے نظیر علاج کرانا ہو تو ایک بیتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے
سید قاسم حسین صاحب متصل [illegible] لکھنؤ۔

جلد ۱۰ نمبر ۳۳

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء

لیڈر

ہماں آش در کاسہ

دل بے مدعا پایا ہو جس نے
اُسے مایوس ہونے کا سبب کیا

گزشتہ نمبروں میں ہم نے جو کچھ تبصرہ وزیر ہند کے اعلان پر کیا ہے اسکا منشا اگر غور سے دیکھیے تو بجز خیر خواہی حاکم و محکوم اور کچھ نہیں ہے اسمیں انڈین نیشنل کانگریس اور بڑے بڑے ہندوستانی عالی دماغوں اور بعض انقلاب پسندوں کے خیالات و اقوال پنچ کی زبان میں نقل کیے گئے ہیں۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ خواہ حکومت کا ارادہ نیک نیتی پر محمول ہو لیکن عنایات ناپسندیدہ ہیں۔ طرز حکومت بدلنے اور سالم قائم کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ زمانہ بدل گیا ہے اس وقت کی آب و ہوا اور چند سال ادھر کی آب و ہوا کا مقابلہ کیجیے تو آسانی معلوم ہو جاتا ہے کہ ہندو اور مسلمان مذہبی دیوانے و وقتی اشاروں سے بھڑک اٹھتے اور پنجے جھاڑ کے ایک دوسرے کا خون بہانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کو یقیناً انگریزوں کی ضرورت ہے جو نزاعات کے وقت ان دونوں گروہوں کو آپے سے گزرنے نہ دیں۔ اب تو وہ ہندوستانی مدبر بھی جو انگریزوں کی صورت سے بیزار تھے دبی زبان سے یہی کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں انگلستان کی شاہی گورنمنٹ کے واسطے ان دونوں گروہوں کے دل میں گھر پیدا کرنے کا اچھا موقع ہے اسے ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔ آخر کیوں ایسا طرز عمل اختیار کیا جائے جس سے انقلاب کے خواہاں بغلیں بجائیں اور ان خیالات کا اظہار کریں جنھیں ہم اگلے نمبروں میں تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے۔

انگلستان کی وزارت ہمیشہ تبدیل ہوتی رہتی ہے اسی طرح وائسرائے بھی بدلتے رہتے ہیں۔ لارڈ برکنہڈ بھی کبھی نہ کبھی کرسی خالی کرینگے اور لارڈ ریڈنگ بھی اس عہدہ پر ہمیشہ نہیں رہینگے لیکن حکومت برطانیہ کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات بہت دنوں قائم رہیں گے۔ لارڈ برکنہڈ اور لارڈ ریڈنگ سے مشورہ کے بعد جو اعلان پارلیمنٹ میں پڑھا گیا ہے وہ اہل ہند کے واسطے دل شکن ہے۔ قانون اصلاحات جن صوبوں میں برضامندی قبول کیا گیا انھیں امتحاناً مزید اختیارات ملنا قرین انصاف ہے تاکہ جہاں قانون اصلاحات کی آؤ بھگت نہیں کی گئی وہاں اپنی بداندیشی پر ندامت ہو اور لوگ یہ سمجھیں کہ حکومت کے ساتھ شرکت سودمند ہے۔

جو کام آج ہی کا ہے اُسے ۱۹۲۹ء پر اٹھا رکھنا بے صرفہ و فضول ہے ہندوستانی گروہوں میں نااتفاقی ہے لیکن باوجود اس نااتفاقی کے ان کے کان میں جب خود مختاری کی بھنک پڑ جاتی ہے خواہ وہ مقدار میں خوردبین سے دیکھنے کے قابل ہو تو باچھیں مارے خوشی کے کانوں تک پھیل جاتی ہیں کیسی ستم کی بات ہے کہ یہ عارضی خوشی بھی یاروں کو گوارا نہیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا سب سے بڑا عیب سرٹیفکیشن کی وسعت ہے یہ عیب ایسا ظاہر ظہور ہے کہ ہر ایک ملکی لیڈر اسے دیکھتے ہی ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ اسکی نگاہ میں تمام قوانین جو کثرت رائے سے کسی کونسل میں بنائے جائیں تار عنکبوت سے زیادہ بودے ٹھہرتے ہیں۔

اگر انگلستان کی پارلیمنٹ تھوڑی سی فیاضی اور وسعت نظر سے کام لیتی تو برکنہڈ صاحب اور ہمارے وائسرائے صاحب کے باہمی مشورے پر قناعت نہ کرتی وہ کم از کم سرٹیفکیشن کے ذریعہ سے کونسل کی کثرت رائے کو بیک جنبش قلم پامال کردینے پر ضرور نظر ڈالتی اور اسے معتدل بناتی۔ سرٹیفکیشن کے نامحدود اختیارات کے سامنے تمام قوانین بے بس اور مجبور نظر آتے ہیں۔ لارڈ برکنہڈ ہندوستان میں نہ تھے لیکن لارڈ ریڈنگ یہاں پانچ برس سے ہیں انھوں نے اپنے اختیارات پر عمل کرنے کا کھیل بارہا کھیلا ہے شاید انھوں نے اس ندامت کو پوشیدہ رکھا ہے جو نمک پر مزید محاصل عائد کرنے میں محسوس ہوئی تھی ملک کے تمام دیسی جرائد میں ایک بھی ایسا نہ نکلا جس نے اس محصول کی مخالفت نہ کی ہو ہندوستان بھر میں وہ شورش برپا ہوئی گویا ساری دنیا کا نمک لوگوں کی آنکھوں میں گھس گیا اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ساتھ رہا سہا حسن ظن آنسو بن کے بہہ گیا۔ جو لوگ انگریزی حکومت کے دشمن ہیں انھیں بڑھ بڑھ کے بولنے کا موقع ملا ہندوستانی آبادی انگلستانی آبادی کی طرح مذہبی نہیں ہے متفق و متحد نہیں ہے با اختیار نہیں ہے قوی نہیں ہے۔ وہ صرف "سول نافرمانی" کی جدید اصطلاح زبان سے رٹا کی اور آخر خاموش ہو رہی مگر دل کے گھاؤ میں نمک آج تک بھرا ہے [illegible]

رہا یعنی کہ سرٹیفکیشن کا سلسلہ جاری تو جاری رہا؛ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی وقعت روز بروز گھٹتی رہی۔

ظاہر ہے کہ ہندوستانی جس چیز کو دل سے اٹھا چکے اسی کی عظمت پر وائسرائے اور وزیر ہند اصرار کر رہے ہیں۔ ایسے تو عین کا خوف تو دل میں آسکتا ہے لیکن عظمت و وقعت پیدا ہونی ممکن نہیں اس وقت ضرورت تخویف و تہدید کی نہیں ہے۔ اگر حکام کی زبان سے بجائے ڈیوک آف کناٹ کی نرم زبان سے مساوی ہدایات اور سلطنت میں اصل کا دل پر اثر نکلا ہے تو شرائط دوستی و مساوات کا تھوڑا بہت سا دکھانا بھی ضروری ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی خامیاں اتنی تھوڑی نہیں ہیں کہ اس مختصر تبصرے میں بیان ہو سکیں۔ مدبرین ہندوستان برابر اسکی خامیوں کا اظہار آج تک کرتے رہے اگر حکومت انگلستان کو یہی منظور تھا کہ یہ ایکٹ اپنی خامیوں کے باوجود باقی رہے تو سکوت لازم تھا۔ امیدیں پیدا کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ مراسلہ کے ذریعہ سے وائسرائے اور وزیر ہند مشورہ کرتے اور جو اعلان وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں آج کیا ہے وہ مطالبات کی ابتدا ہی میں دیکھ کے ہندوستانیوں کو سنا دیا جاتا۔

امیدیں پیدا کرنے کے بعد کیسا سا جواب ان لوگوں نے سنا جو منہ پھیلائے ہل من مزید کی صدا لگا رہے تھے وہ آنکھیں اور بھی کھل گیا پرانے گھاؤ تازے ہو گئے۔ کسی نے آہ سرد کھینچ کر دوران جنگ یورپ کے خدمات یاد کیے کسی نے دل پر ہاتھ رکھ کے جلیان والے باغ کا قصہ دہرایا کوئی وفاداری پر پچھتایا۔ کوئی چلایا اس اہتمام خاص سے "مژدہ ناکامی" سنانا ہمارے وائسرائے کی عقلمندی پر غور کرنے کی بات ہے کہ جتنے بھی آج تک کمیشن بیٹھے ان کے افراد سے اہل ہند مطمئن نہ تھے اور

جب ان کی تحقیق کے نتائج انکی مرضی کے سراسر خلاف ہوئے تو وہ اعتبار بھی جاتا رہا۔ اعتبار بڑی چیز ہے ایک ہوشیار حکومت کو اس اعتبار سے بے نیاز نہ ہونا چاہیے خصوصاً جبکہ حکومت خود بارہا ہندوستان میں باقاعدہ پروپیگنڈا کے اثر کا رونا رو چکی ہے تو اس اعتبار کی شدید احتیاج ہے۔ ہندوستان میں چھوٹی چھوٹی قومیں اپنی اقلیت کے باعث برٹش حکومت



امیر ریف برہم زن حریف غازی عبدالکریم ایدہ اللہ

کے قیام کی دعائیں مانگتی رہتی ہیں لیکن اس بے اعتباری کی بدولت اور مخالفین حکومت کے بھڑکانے سے انکے خیالات پر اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ لارڈ ریڈنگ اپنے سیاسی تدبر کی قوت سے اور لارڈ برکن ہیڈ اپنے بے نمک اور خشک الفاظ کے زور پر چند روز کے لیے روک تھام کر سکتے ہیں کام چل رہا ہے لیکن ہمیں ان کے طرز حکومت میں کوئی استحکام نظر نہیں آتا۔

یہ بہت ہی خستہ اور عمر بھری چالیں ہیں جنکی قلعی کھل چکی یہ کہیں چالیں ہوتی ہیں؟! یہی امانت کی حفاظت اور چال؟

ہم مانتے ہیں کہ اگر ہندو اور مسلمان بظاہر متحد ہوکے انگریزی حکومت کے قدم ہندوستان سے اکھاڑنا چاہیں تو اس وقت حکومت اپنے بقاء و تحفظ کے واسطے چالبازی پر مجبور ہے۔ لارڈ ریڈنگ نے ایک نازک وقت پر نہایت تدبر سے کام لیا مگر اب وہ حالت نہیں رہی لہذا چالبازی کو بھی درمیان سے اٹھ جانا لازم ہے۔ اب ہندوستان کو ایسے وائسرائے اور ایسے سکریٹری آف اسٹیٹ کی ضرورت ہے جو انگریزی اعتبار کو از سر نو قائم کرنے کی کوشش کرے۔ انگلستان کے سیاسی مدبروں کو اس امر کی اطلاع ہونی چاہیے کہ وائسرائے اور وزیر ہند کی جدید تقریروں نے ہندوستانیوں کے اعتقادات کا وضو ڈھیلا کر دیا ہے خواہ ان دونوں جلیل القدر عہدہ داروں کے الفاظ نیک نیتی پر مبنی ہوں لیکن اہل ہند کے دل میں وہ تیر کی طرح چبھ گئے ہیں۔

شکر ہے کہ ایک صاحب کا عہد سلطنت بہت جلدی پیمان پڑھنے والا ہے اب انکی جگہ کوئی ایسا شخص بھیجا جائے جو زخموں کے اندمال پر قادر ہو جسکے طرز عمل سے ہندوستان کی ترقی کی ٹوٹی ہوئی امید میں جان آجائے سوکھے دھانوں پانی پڑے۔ خفیہ سازشوں اور باغیانہ منصوبوں کا بیج مارا جائے۔ حاکم قوم اور محکوم رعیت کے متعدل حقوق طے ہو جائیں یہ کشمکش مٹے۔

اسی طرح دعا ہے کہ وزیر ہند بھی ایسا ملے جو ہندوستان میں ہندو مسلمانوں کے نفاق کی وجہ کو بہ فخر نہ بیان کرے۔ اس نفاق کو فطری حقوق اہل ہند کے ضبط کرنے کا آلہ نہ بنائے خواہ مخواہ آپس میں جوتی پیزار کرنے والوں کو جنگجوئی اور

جانفروشی کا طعنہ نہ ہوے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں عام مقبولیت کی صلاحیت پیدا کر سکے۔

ہندوستان وفادار ہے۔ خصوصاً چھوٹی امت والے انگریزوں کی حکومت دل سے پسند کرتے ہیں اور اُنہیں اپنے واسطے ایک نعمت خیال کرتے ہیں۔ یہ حسن ظن بڑے۔ اور صدق کے ساتھ بڑے یہ چھوٹی چھوٹی قومیں بحیثیت مجموعی بہت بڑی تعداد رکھتی ہیں۔ یہ مطالبات ہاتھ پھیلا کے مانگے جاتے ہیں ان میں کسی تمرد و سرکشی کو دخل نہیں ہے۔ ہندوستانی ازل سے رضا پیشہ تھے ان کے آبا و اجداد کی خو بو آج تک ان میں باقی ہے یہ اپنے آبا و اجداد کی روش ترک نہ کرینگے۔ اسکا اطمینان رکھیے کیونکہ مصلحت اور ضرورت کا تقاضا یہی ہے باقی اینجا نب کو تو دل لگی سے کام ہے جیسیں لارڈ برکن ہیڈ جنھوں نے اپنی پرُ از مغز تقریر سے ہنسی دل لگی کا سامان پیدا کر دیا۔ ہمارا کام یہی ہے کہ رعایا کے شکایات اپنے خاص طرز میں حکومت کے کانوں تک پہنچا دیں تاکہ وہ ہنسے بھی اور ان آزادوں کو جو اسکے خلاف نغمے ہیں سن بھی لے۔ عناد و اشتعال سے ظرافت کو تعلق نہیں سے

ہاں جلا کر ترا بھلا ہوگا
اور درویش کی صدا کیا ہے

تمت بالخیر

مضامین غیر

کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

واقعی پنڈت موتی لال نہرو بھی بڑے فرشتہ صفت لیڈر ہیں۔ لوگ خواہ مخواہ انھیں بدنام کرتے رہتے ہیں۔ ابھی ایک تازہ بدنامی جوان کے سر منڈھی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ پنڈت جی لارڈ لٹن اور مسٹر داس کی خط و کتابت کو چھپا رہے ہیں" اور اسے عام اطلاع کے واسطے شائع نہیں فرماتے اخبار بنگالی کے "مہرو صاحب کا برا ہو جنھوں نے خواہ مخواہ پنڈت جی کی جان ضیق میں ڈال رکھی ہے بالفرض اگر پنڈت جی دیدہ و دانستہ خط و کتابت کو صیغہ راز میں رکھنا چاہتے ہیں تو کسی کا کیا کیا ماہرو صاحب کو لڈو پیڑے مل جائیں گے اگر پنڈت جی اس تمام خط و کتابت کو عوام کے روبرو پیش کر دیں گے۔ بلکہ الٹی مسٹر داس اور پنڈت جی کی بدنامی ہوگی کہ بقول کسے پشیلائی گورنمنٹ سے سمجھوتے کی کوشش کر رہے تھے اور یہ کتنی بڑی کی توہین ہے"۔

ایک صاحب کا خیال ہے کہ مسٹر داس وصیت کر کے مرے ہیں کہ میرے بعد میری رسوائی نہ کیجئے لہذا ان کے جانشین کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اپنے پیشرو کو رسوائی سے بچائیں پھر جہانتک ہو سکا پنڈت جی نے خط و کتابت کے حسب حسبہ فقرے بطور اقتباس درج بیان کیے ہیں۔ کیا وہ کافی نہیں ہیں؟ شاید اخبار والے چاہتے ہیں کہ پوری خط و کتابت انھیں چھاپنے کو دیدی جائے تاکہ وہ لارڈ لٹن اور مسٹر داس کی راز و نیاز کی باتیں جان لیں۔ اور اس طرح ان کے دو چار کالم بھر جائیں۔ ماہرو صاحب تو تھے ہی لیکن ایک ایڈیٹر صاحب نے بال کی کھال نکالی ہے۔ وہ بڑی دور کی کوڑی لائے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پنڈت جی اس خط و کتابت سے بہت متاثر ہوے ہیں۔ اور اسکا خالص منشا ہے کہ سرکار سے جوابی موالات کیا جائے۔ اور اسکی تازہ ترین مثال یہ ہے کہ پنڈت جی نے اسکین کمیٹی کا ممبر بننا قبول کر لیا ہے جو شملہ کی چوٹی پر آجکل اپنے اجلاس کر رہی ہے۔ یہ ایڈیٹر صاحب ایک نامعقول سوال کرتے ہیں کہ پنڈت جی نے مڈیمین کمیٹی کی ممبری پر تو ناک بھوں چڑھائی تھی اور اس سے منکر ہو گئے تھے پھر اب کیا ہو گیا جو وہ اسکین کمیٹی کے آغوش عاطفت میں جا گھسے۔ ارے بھئی یہ تو لمبر لمبر کا سودا ہے۔ رفو بھی ہستم کوئی پنڈت جی کی ناک میں نکیل تو نہیں ہے کہ جدھر قوم پھیرے گی وہ ادھر ہی پھریں گے۔ بلکہ وہ خود اتنا بل رکھتے ہیں کہ جدھر چاہیں گے قوم کا کان پکڑ کر بکری کی طرح لیجائیں گے۔

معلوم نہیں کیا بات ہے کہ اعتراض کرنے والے اور اسے پیدا کرنے والے جمع ہوتے رہیں گے جب ہی تو یہی واہیات بحث نکالی ہے ہیں پنڈت جی اور ساری جماعت سے پہلے ہی ہمدردی ہے جو ان کی آ پریشن کی حنوط شدہ لاش کو جیب چاپ لیے بیٹھی ہے۔ تاکہ کوئی دیکھنے نہ دے کہ وہ بیچارا چل بسا۔

حسن عزیز جامد

نوٹ:۔ حال ہی میں پنڈت جی نے توہین عدالت کے سرکاری

دہرہ دون کے تحفے

اگر آپ کو عمدہ اور سستے سے سستا چونہ۔ چاول۔ باسمتی۔ اینٹ تعمیری لکڑی منگوانا منظور ہو تو نرخوں کے واسطے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

المشتہر

منیجر دیرہ دون کو۔ اوپریٹو ٹریڈنگ کمپنی

محلہ دہاماوالا جھنڈ دہرہ دون

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۱۹۱۵ سنہ ۱۹۲۵ء

بعدالت جناب مولوی سید [illegible] حسین صاحب بہادر جج [illegible]

[illegible]

لالہ [illegible] ولد [illegible] [illegible] [illegible] پرگنہ [illegible] مدعی

بنام

سانول سنگھ وغیرہ .... مدعا علیہم

[illegible]

پرگنہ [illegible] ضلع مرادآباد .... مدعا علیہم

[illegible] مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت [illegible] روپیہ [illegible] دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ [illegible] بوقت ۱۰ بجے دن [illegible] حاضر ہو کر جواب دہی کرو [illegible]

[illegible]

[illegible] آج بتاریخ [illegible] اگست ۱۹۲۵ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

[illegible]

مہر عدالت

دستخط [illegible]

مسودہ قانون پر بھی ایسا تبصرہ صادر کیا ہے کہ مسودہ مذکور میں جو تعریف توہین کی لکھی گئی ہے وہ نکال ڈالی جائے یہ قانون اگر کمیٹی میں بحث و مباحثہ کے بعد پاس ہوگیا تو اخبار والوں کے لیے ایک عذاب جان ہوگا۔ پھر پبلک کی اصلاح ناممکن ہوگی۔ جہاں کہیں اندھیر نگری چوپٹ راج کا رواج ہے وہاں کسی کے چراغ جلیں گے اور کسی اخبار نویس کی مجال نہ ہوگی کہ زبان کھول سکے غالباً یہ بھی کسی مرحوم کی وصیت کا نتیجہ ہے ہماری ملکی کونسل بھی عجیب عناصر سے مرکب ہے تمام دنیا تو آزادی رائے کا دائرہ بڑھا رہی ہے یہاں دورتہ یہ روز جوتے کا منھ بھیجا جاتا ہے۔

رباغیات

مجی وامنڈ۔ رباغیات کی بھی ایک ہی کہی۔ تیلی اخبار امرتسر کی اشاعت خاص میں یہ سرخی دیکھ کر پیٹ چوہے دوان بن گیا۔ نہایت شوق کے ساتھ مطالعہ کا ٹٹو آگے بڑھایا۔ چند ہی قدم آگے بڑھا تھا کہ زعفران زار نظر آتے ہی لگا بگٹٹ جھڑکیاں اور کلیلیں کرنے نہ معلوم یہ کونسی صنف نظم ہے۔ اجی مجھے اس سے کیا غرض صحیح ہو یا غلط مگر سرخی دیکھ کر چند موسنوں کے دانت ہونٹوں سے باہر نکل پڑے ہیں جسکا ثواب غالباً اڈیٹر صاحب کے ذائقہ مولفہ رباغیات کو ملے گا۔ خدا خوش رکھے کیا طبع مرغوب پائی ہے۔ انیس صاحب کی روح خوش ہو گئی ہوگی۔ اگر میر صاحب زندہ ہوتے تو اس تصرف کی داد دیتے۔ رباعی ملاحظہ ہو۔

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے
ہر لالہ و گل پہ رنگ و بو تیری ہے
ہے رنگ بہار اور خزاں میں تیرا
بلبل کی زباں پہ گفتگو تیری ہے

اس رباعی میں خیر سے کوئی کمی نہیں۔ شروع سے آخر تک کس کس لفظ کی تعریف کریں۔ جناب انیس مرحوم کے دو مصرعے لے لیے ہیں۔ میرے خیال میں اسکو سرقہ کی حد میں لانا مصنف رباغیات پر ظلم کرنا ہے۔ مگر کچھ بھی ہو یہ رباعی میر انیس صاحب سے ابھی کمی ہے۔ جناب انیس مرحوم کی رباعی ملاحظہ ہو۔

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے
بلبل کی زباں پہ گفتگو تیری ہے
ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے

دوسری رباعی ملاحظہ ہو۔

ہر شعلہ و ہر شمع میں لو تیری ہے
پروانہ کو لو میں جستجو تیری ہے
بجلی میں چمک دمک ہے تیری مولا
بادل کی گرج میں گفتگو تیری ہے

اس رباعی کے مصرعہ اول کا قافیہ نہ معلوم بفتح لام ہے یا بضم لام اگر بالفتح پڑھتا ہوں تو رباعی کے دیگر مصرعوں کے قافیے جستجو۔ گفتگو پڑھنا پڑینگے۔ یہ جستجو اور گفتگو کی ایک ہی کہی اور اگر لو بالضم پڑھتا ہوں تو سب قافیوں کا تلفظ تو درست ہو جائے گا مگر لو بالضم شعلہ و شمع میں نہیں پائی جاتی۔ شاید نئی تحقیق سے کوئی چیز دریافت ہوئی ہو۔ اب حسن معنی بھی ملاحظہ ہوں۔ فرماتی ہیں ہر شعلہ و ہر شمع میں لو تیری ہے۔ یہ تو میں کہہ نہیں سکتا کہ المعنی فی بطن الشاعر کا یہ مصرعہ مصداق ہے۔ مگر مضمون جلدی سمجھ کے نہیں آتا۔ بڑی سوچ بچار کے بعد یہ سمجھ میں آیا کہ "ہر شعلہ و ہر شمع میں لو تیری ہے" سے یہ مراد ہے کہ ہر شعلہ و شمع کو تیری لو لگی ہے۔

مصرعہ ثانی۔ "پروانہ کو لو میں جستجو تیری ہے" یعنی رہی لو جو شعلہ و شمع میں ہے اسی کی وجہ سے پروانے کو تیری جستجو ہے۔ یہاں تک تو کچھ غنیمت تھا مگر تیسرے اور چوتھے مصرعہ میں تو قیامت ہی ڈھا دی فرماتی ہیں۔ بجلی میں چمک دمک ہے تیری مولا۔ یعنے اے مولا بجلی پر تیری ہی روشنی ہے اور جب بجلی تک رسائی ہوئی تو آسمان کا ذکر کرنا بھی ضروری تھا۔ اب سنیے خیر یہاں تک تو مولا کی خیریت تھی کہ بجلی میں تیری چمک دمک ہے مگر چوتھے مصرعہ میں بادل کی گرج کی تشبیہ مولا کی گفتگو سے دی اللہ سب سے اونچی رہی معلوم نہیں صدائے شبدیگیا ہوگی۔ پچھلے زمانے کی عورتوں کے لیے ایک بہانہ اور مل گیا کہ اب بچوں کو سلاتے وقت ان کی مائیں بجائے لوری شادی کے بجائے مولا کی مہیب گفتگو سے ڈرا کر سلا دینگی۔ رباعی کا یہ فائدہ نہایت خوب ہے مولا کی گفتگو یعنے (بادل کی گرج) سے حمل ہی ساقط ہوتے تھے مگر اب اگر کہیں مولا کو غصہ آیا اور دبٹے کے گفتگو کی تو دنیا بچاری الٹ پلٹ ہو جائے گی۔ پھر نہ ہم لوگ زندہ بچیں گے نہ مولفہ صاحبہ۔ پھر یہ رباعیاں کون کہے گا اور اسکے سننے اور سمجھنے والے کہاں سے آئیں گے۔ خدا کے لیے اس آفت سے بچائیے۔ اللہ میاں کا منھ در منھ در و برو (ہمنہ) اشکہ ہی دکھانا بہت خوفناک ہے۔

دکھیاری اُردو خانم نظم رزم سعودی

نوٹ۔ بیچے آپ نے کیوں نہ دریافت کر لیا کہ اللہ رکھے مولفہ رباغیات پیٹ سے تو نہیں ہیں کیا معنے کہ اکثر پیٹ والیوں سے بُری باتیں بلا ارادہ سرزد ہو جاتی ہیں مثلاً مٹی کھانا یا کوئی چبانا بخش پر غش آنا ولایت میں دو تین مقدمہ چوری کے پیش ہوئے اور ڈاکٹروں کی شہادت پر کہ زمانہ حمل میں یہ لپکا بغیر ارادہ پڑ جاتا ہے ملزم عورتیں چھوڑ دی گئیں۔ رباعی اول میں سارقانہ تصرفات اگر بسبب حمل سرزد ہوے تو یقیناً قابل مواخذہ نہیں ہیں دوسرے یہ کہ سرقہ کے مال میں خود مولفہ نے اپنا مال بھی ملا دیا ہے جس سے تخمین کا دھوکا ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ چوری کا مال چھپا کے رکھا جاتا ہے یا نخاس میں بیچا جاتا ہے یہاں علانیہ بذریعہ اشتہار فروخت ہوا اور حوض میں شہرت ملی جس شخص کا مال ہے وہ دنیا میں موجود نہیں مگر یہی اصل مالک کی پیش نہیں کچھ سکتی اگر پیش بھی ہو سکے تو یقیناً مالک مال اس رباعی کو دیکھ کے فرمائے گا یہ میرا مال نہیں ہے۔

رہی دوسری رباعی تو وہ بالکل الگ ہے میر انیس مرحوم نے صبا کے بارے میں فرمایا تھا کہ اسکی آوارگی تیری جستجو کے باعث ہے بلبل



"اے یہ خواہ مخواہ کا زور شور ہے۔ جو کچھ سننا تھا وہ وزیر ہند صاحب کی زبان سے سن لیا اب آپ کیوں جان ہلکان کرتے ہیں؟"

جو چمکتی ہے تو وہ تیرا نام لیتی ہے۔ اپنی نسبت یہ کہا میں تیری قدرت کا جلوہ (نہ تیری ذات کا) ہر رنگ میں دیکھتا ہوں اور جس پھول کو سونگھتا ہوں اُس سے تیری قدرت کی مہک محسوس ہوتی ہے۔ یہاں معاملہ برعکس ہے مولانا ربانی کو شعلہ و شمع کی لو میں اللہ میاں مل گئے اور پروانہ پروانہ نہیں اللہ میاں کو لو میں ڈھونڈھتا ہی رہا بجلی بھی ایک قسم کی لو ہے لہذا وہ بھی اللہ میاں ہے اور بجلی رہتی ہے بادل میں بلکہ بادل کے آپس میں ٹکرانے سے بجلی پیدا ہوتی ہے لہذا وہ اللہ میاں کی آواز نہیں تو پھر کس کی آواز ہے۔ ایک شاہ صاحب کا ذکر ہے کہ جب حضرت کو بدہضمی ہوتی اور نافص ہوا پیٹ کی دھونکنی میں بھر کے قرأت مروت جلنے پر آمادہ ہوتی تو آپ فوراً سبحان اللہ کہتے تھے مقربان خاص نے سبب پوچھا تو کہنے لگے خدا فرماتا ہے کہ دُنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو حمد خدا کی تسبیح نہ پڑھتی ہو۔ چیز کی حد میں جسم ہفل بھی داخل ہے اگرچہ اسکے الفاظ کسی قدر بو سے بد رکھتے ہیں۔ مولانا ربانی نے تو ایسا اللہ تجویز کیا ہے جسکے کلام میں بو نہیں آتی پس آپ کا اعتراض ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ اُس نے اپنی شعر گوئی کی قابلیت دکھا دی کہ نہ ہی سرقہ کی محتاج نہیں ہے ابھی چاہے تو ایسے ایسے ہزاروں شعر طبیعت کی پٹاری سے نکال کے رکھ دے

ممدلی - شوکلی

ایران کا پُر غرور و معزول بادشاہ محمد علی جاجا اپنے وطن میں ایسا ذلیل ہوا کہ شاید پردہ دنیا پر اس ذلت کی نظیر نہ ملے گی۔ سڑکوں پر بازاری لڑکے سُناتے تھے اور وہ سُنتا تھا۔ لوگوں کے تعصب نے یہاں تک زور باندھا کہ محمد اور علی کے مقدس نام کو اس ظالم ذو کے ساتھ منسوب کرنے میں ان ناموں کی توہین خیال کرنے لگے اور اسکا نام "ممدلی" رکھ لیا۔ ایران سے ایک پرچہ نسیم شمال نامے نکلتا تھا اس نے عامیانہ (سوقی) زبان میں ایک زبان حال۔ شائع کی جس کا پہلا بند یہ ہے:

اے فلک ایں چہ لیلے است کہ چیدستی تو
چہ زبر دستی تو

دل اعداے وطن را زجفا خستی تو
چہ قدر لیسپی تو

عہد با ہم وطناں بستی و بشکستی تو
گوئیا مستی تو

کمتر یک مدلیم وراو غذا انزلیم
تزہ حلواتی شد ممدلی بگ شاہی شد
نیشہ دنی شد (شادشاہ)

اسکے بعد چند بند اور ہیں جنکی ترجیع یہ ہے

کلاش تاج میخاد — باج زلیلاج میخاد
تزہ حلوا نیشتہ — ممدلی بگ شانیشتہ

گول شیطاں خوردم — آبروے خود بردم
خرقہ شولا نیشتہ — ممدلی بگ شانیشتہ

بشکستہ کمرم — خاک دو عالم بسرم
تزہ حلوا نیشتہ — ممدلی بگ شانیشتہ

دیدی آخر چوں شد — مسئلہ دیگر گوں شد
تزہ حلوا نیشتہ — ممدلی بگ شانیشتہ

دال مولا را بیخام — چنتہ و شولا را بیخام
تزہ حلوا نیشتہ — ممدلی بگ شانیشتہ

میخاد (میخواہد) بیخام (میخواہم)

جس جوش میں سچائی اور ایمان سے لگاؤ نہیں ہوتا وہ اسی نوبت کو پہونچا دیتا ہے۔ ممدلی بیچارے مرگئے مگر آج بھی کوئی سیتے منہ انکا نام نہیں لیتا۔ ذاتی اغراض دینداری و خیر خواہی خالص کے پردے میں جب تک چھپے رہتے ہیں اُسوقت تک دیو برقع کے اندر ولی معلوم ہوتا ہے۔ اغراض کرام کے آسمان سے تراق بزمیں رسیدن آج دور کی کھلی حکمت عملی کا نتیجہ ہے ملکی لیڈروں میں سب کے سب خالص نیت رکھنے والے نہیں ہیں۔ مہاتما گاندھی کی مثال موجود ہے جو ہٹ پر استقلال کے ساتھ قیام اور دیگر پولیٹکل امور میں ہمدم خیالی اُنکے ذات اور دعوت میں بٹا نہ لگا سکی پر حسن نیت کا فرق ہے برخلاف اسکے مسلمان لیڈروں میں سے اکثر افراد ہندوؤں کے ساتھ اپنی غرض کے لیے گھل مل گئے تھے۔ ساری استمالت لا جالو جی خوشامد درباہد تنظیم تکریم میں ظاہرداری کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ ہندوؤں کے ساتھ اتنی جلدی شیر و شکر ہو جانا اور پھر یوں بے رخی دکھانا تو ہر دو گیر ہے۔ یہ اپنے مذہبی ارادوں میں بھی خالص نہ تھے ان میں سے کئی بندہ شکم تھے اکثر مذہبی ترقی اور پلاؤ کی دیگ یا تخت شاہی کو مرادف سمجھے ہوئے تھے یعنی دینداری ہی ہے جس کے گھر میں پلاؤ پکتا ہو۔ یا جسکے اقتدار کے تصدق میں اپنا شکم مقدس چکنا ہو جائے۔ یہ نہو تو شہرت تاموری ہی سہی۔ غرض کچھ نہ کچھ ہاتھ آجائے۔ اگر جیل خانہ میں چند روز بند رہنے سے ہری بھری کھیتیاں ہمیشہ چرنے کے واسطے مل جائیں مفت خوری کے دروازے کھلیں خلقت پوجنے اور پرستش کرنے لگے تو جیل نہیں وہ بہشت ہے۔ ہوشیار آدمی ایسے موقع ہاتھ سے کب جانے دیتا ہے۔ اور یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ بھرم کھلا تو کیا ہوگا۔ غازی مصطفٰے کمال نے جب تک خلافت کو سلام نہیں کیا اُسوقت تک خلافت کمیٹی خلافت اسلامیہ کا نام لے کے کھاتی کماتی رہی۔ کروڑوں میں دس پانچ لاکھ روپیہ سمرنا اور انگورا نے پائے۔ باقی سب جمع جتھا تقول بوخبیبن کے پیالوں کے کلیجے میں گئی۔ ولایت کی سیر ہوٹلوں کی پریوں کا نظارہ۔ بڑے بڑے لوگوں سے ہاتھ ملوکی۔ اونچی اونچی جگہوں میں رسائی۔ اخباری بھبوؤں سے انتزاع پاک وطاہر خوراک۔ یہ سب نعمتیں گھاتے میں ہیں اب مصطفٰے کمال کا نام لینے کی ضرورت نہیں اسلیے کہ اس نام سے صفت رزاقی کا ازالہ ہو گیا۔ پھر اب کوئی نیا شگوفہ چھوڑنا چاہیے "آخر کمبخت ملک کسیمین عرب کی سرزمین پر کیوں مسلط ہے جن لوگوں نے آج تک تخت شاہی حاصل کیا انھوں نے غصب و استحصال یا جبرت نہیں کیا سب کے سب ماں کے پیٹ سے خدائی زمین کو بٹانے کے پیدا ہوئے

یہی وجہ ہے کہ ہم آج تک انکے نام پر زندہ رہ
بیٹھے ہیں مگر اس بدنصیب نے لکھوا ہی لی۔ یہ
تیرا ہے۔ یہ انگریزوں کا پٹھو ہے۔ حاجیوں کی
جان و مال محفوظ نہیں۔ جزیرۃ العرب غیر مسلم
طاقت کے زیر نگین ہے۔ اسے دور کیا گیا۔ وہ
نکل گیا۔ وہ مارا مارا پھرتا۔ وہ کاٹا۔ وہ پیٹا۔ اب
اسے بڑی چوٹ لگی۔ ابھی دیکھیے اس نے نجدیوں
کو سلطنت میں آنے کی ممانعت کر دی۔ دشمن کے
آنے کا بہانہ کرتا ہے مطلب یہ ہے اور بیت الحرام
خدا میں داخل ہونے والوں کو روکتا ہے۔ کا زور گھٹی
اس اثنا میں اتفاقاً پھینکا گیا ملک حسین :
انگریزوں کی دوستی نباہ سکا نہ دشمنوں کی چیرہ دستی
سے بچ سکا بھاگ کھڑا ہوا شریف علی نے دیکھا
کہ پشتینی دشمنوں کا سامنا ہے باپ دادا کی قبریں
کھدیں گی حرم میں لوٹ مچے گی۔ وہ اکھاڑے
میں کودا۔ مگر دست شکستہ وبال گردن دشمن کا زور
ایک طرف خزانہ خالی دوسری جانب باپ کی بڑائی
اور بے اعتباری آفت بالائے آفت اور سب سے
بڑی بات یہ کہ ہندوستانی لیڈروں کے حوصلہ تھا
پوٹے تر کرنے کے ذرائع مفقود۔ لہذا ایسے شخص کی
پشت گری خدا نخواستہ خلافت کمیٹی کیوں کرتی

سنو ہو شر ہوں کتابوں سے ہیں سب درپے

مسجد میں ہے کیا شیخ نہ پیالہ نہ نوالا

اس نے اُدھر ہی رخ کیا جدھر سے بلاد کی ہوا آئی
اور حاجیوں سے کہا کہ ابھی حج ضرور کرو کسی طرح
شریف علی کے حصار میں رخنہ تو پڑے خلافتی حاجی گئے
اور ان کے مژدہ خیریت ساتھ لائے۔ قصیدہ مدحت
کے شعر سنائے۔ حرم کے لٹنے کی خبر بیباک اڑا دی۔
بیشک حرمین شریفین پر حکومت کرنے کا مستحق وہی
ہے جو غیر مسلم کو اس ارض مقدس پر قدم رکھنے
نہ دے جائے رسم باقی رہے یا ڈھے جائے مگر واہ رے
تیرا کیا کام کیا ہے قبوں کو کھود ڈالا۔ اچھا کیا
یہ حاجی جو جستہ جستہ جاتے تھے کمبخت قبہ پرستی کرتے
تھے۔ رسول نے خود قبہ بنانے کی شدید ممانعت کی
ہے۔ قبریں کھود دیں خوب کیا۔ معاذ اللہ رسول نے

غلطی کی تھی جو ان قبروں کو بے دریغ گرا کر فرش
کرنا تو فرض ہے۔ پھر عبد المطلب اور ابو طالب کے
مزار بالکل شریعت کے موافق کھود ڈالے گئے۔ اور
جلا دیے کیونکہ معلوم ہوا کہ کچی قبریں نہیں
کی تھیں؟ اسکے علاوہ کھدیں کب۔ وہ تو پہلے وقت
ملک الحسین خود ہی باوا کی ہڈیاں قبر سے نکال کے
لے گیا۔ رہا یہ بیکار کا جھگڑا ہے جو کوئی کہتا ہے کہ
مسجدیں منہدم ہوئیں وہ غلط کہتا ہے ہماری
آنکھوں کے سامنے ایک نجدی نے کلمہ پڑھا مگر منھ
اسکا قبر کی طرف تھا۔ ہم تو بھی ستر پر شک ہوا
اور وہ نجدیوں کی قسم کھا کے کہتے ہیں کہ یہ جھوٹی تہمت
سو ہم نے اس خرافات غلط خبر ابن سعود سے
چالاک ہوئی تھیں کہ نجدیوں سے بڑھ کے ایماندار
اب دنیا میں پیدا ہوا ہے نہ ہوگا۔
عاصی حاجی جیسا نے جب کشش ہوئی حضرت
ظل اللہ خلیفۃ السلطانی ارضہ ابن سعود کی تھی تو آپ نے
از راہ عنایت تین مرتبہ استنجا کیا ہوا ڈھیلا اس
عاصی کے منہ میں لگایا۔ کئی دن بحالت جنبش شکم
مادر میں شوکت علی و شوکت علی کہتے تھے۔ اسکے
اے اہل اسلام جلدی چندے کی فکر کرو کیونکہ
تیر خطا خود وہ ملک الحسین فاقہ کشی میں مبتلا ہیں
طائف والے جنھوں نے خودکشی کی تھی بیوہ ہیں
چھوڑ گئے ہیں انکی مدد لازم ہے۔ اس کا اندیشہ
بالکل بیکار ہے کہ حرم نبوی کے ساتھ بے ادبی
کی جائے گی اس نے کہا ہے کہ شریعت وہابی جس نجد
کے ہم پیرو ہیں اس کے مطابق ہر قسم کا احترام کیا جائیگا
ایرانی بہکے ہیں بیت المقدس ملک حسین کے باپ
کی جاگیر ہے۔ اچھا ٹھہرو ہم خود عالیجناب امیر المومنین
حضرت ابن سعود سے خود ہی پوچھے لیتے ہیں وہ کیا
جھوٹ کہیں گے پھر دیکھا وہ مارا مارا پھٹا سنگ کی طرح
گردن ہلاتے ہیں اُنھیں تمام واقعات سے انکار ہے۔
مقام غور ہے کہ ان حرکات کا سلسلہ جاری رہا
آخر کب تک جاندار ذہنیت کی بری ظاہر
ہو گئی۔ یہاں سے جتنا لگاؤ تھا وہ عداوت سے بدلا
ہو گیا۔ بمبئی میں ایک صاحب پٹتے پٹتے بچے اگرچہ

شکی بچہ بھوں بھوں کی جگہ شوکت علی شوکت علی
کہتا رہا مگر منکر ہی نے یہ کرامت بھی نہ مانی۔ دوسرے
صاحب کے نام کے ساتھ مولانا کی لفظ جو گرفت
دہلی والوں کو گوارا نہ ہوا بحوالہ رسالت "بمبئی" آخر
برچاسہ دین سے ناواقف مولانا یہ کہنے پر مجبور
ہوئے کہ دہلی میرے بچے کی نذر ہے اور میں [illegible]
کے جال میں پھنسا ہوا ہوں ورنہ یہ پاک گوہری
اگر آپ کو "حسین" ہونے کا دعویٰ ہے تو میں
کوئی بے وقوف شب نہیں کر سکتا۔ ہمیں تو صرف
اُن تحفظات کا انتظار ہے جو محمد علیشاہ معزول
ایران کے نام سے متعلق کی گئیں۔ یعنی دیکھیے کب
عالم دین کی مسند سے جناب مقدسین اُتارے
جاتے ہیں۔ زمانہ ہمیشہ ہٹ ہے کیا عجب کہ مولانا کا
خلعت دے کے چھینا ہے تو معمولی شیر علی بھی کہنے لگے۔

راقم زمانہ شناس

مولانا پنچ کی نوٹ بک

بقبول خود جنتی علماء کے بنائے ہوئے مولانا محمد علیصاحب

آدمی دل لگی میں بھی کسی کے مذہب تو ہمیں علاقہ نہیں
وہ شیعی ہوں یا غیر مقلد مگر ان کے بہادر ہونے میں کلام نہیں
بہادر اور ظریف بہادر۔ آپ فرماتے ہیں میں خود مدینہ
جاؤنگا اور اس شخص کا گلا گھونٹ دونگا جو میرے آقا کے
روضہ کی بے حرمتی کا ذمہ دار ہوگا۔ مگر یہ نہیں کہتے کہ
"اس خبر پر مولانا یقین کیونکر فرمائیں گے جبکہ یہی کہہ چکا"
کی بربادی کی خبر خود حاجی محمد شفیع داؤدی اور حاجی مرزا
نے دی ہے وہ کب کسی ذمہ دار کے ذمہ عائد ہوئی۔ رپوٹر
جانب جلیل القدر ہے۔ یہ شکم مفسدوں کا مسکن اور
مسکن ہے یا نہیں تو ہم بھی قائل ہیں لیکن ایرانی
پارلیمنٹ کے اجلاس کا ملتوی ہونا جسکے ذرائع اطلاع
یقیناً قابل اعتماد ہونگے کیا یہ بھی دشمنوں کی کارستانی
ہے۔ اسکا تذکرہ آپ نے اپنی تقریر میں کیوں اڑا دیا
ابھی پیچھے بھی ہٹیے جانے دیجیے آپ کا نمک ہی اڑ سکتا۔
طائف اور مکہ کی بربادی پر جو عذرات کیے گئے وہ قابل
قبول ہیں تو مدینہ کے متعلق بھی عذرات پیش کرنے والے
وہی مقبول الشہادۃ حضرات ہیں کوئی دوسرے نہیں ہیں۔

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ درد پیٹ درد قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ انفلوئنزا۔ بخار آدی کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۸ آنہ۔ یہ سب جگہ بکتی ہے۔

دورو گج کیسری میٹھی دوا دکو باطن کے بڑھے کمزور نے والی طاقت والی دوا قیمت ۳ روپیہ

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا۔ قیمت ۱۲ آنہ
ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب | **بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی**

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

اصلی لذت النساء باتصویر

[illegible]

عالم محبت [illegible]

خفیہ کوک شاستر قیمت [illegible]

ملنے کا پتہ

بی آر آنند اینڈ کو پوسٹ نانوتہ ضلع سہارنپور

دلی یہ معاملہ نہیں کہ آپکو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible]

پنڈت شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ لکھنؤ [illegible] اینڈ کو چوک لکھنؤ

مایوس نہوں

اگرچہ اشتہاری دنیا نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ

طلائے عجیب جو شہرہ آفاق ہے قیمتی ۱۲ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اگر اس مختصر عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا آپ کے عضو مخصوص کو مضبوط قوی اور دراز کرکے کجی۔ سستی۔ [illegible] جلق کے نقوص دور کرکے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کردے ترکیب ۱۲ یوم کے لیے طلاء صرف ۱۲ علاوہ محصول ڈاک میں طلب فرمائیں۔ [illegible] دوا بھی ہمراہ [illegible] بالکل مفت روانہ ہوگا قیمت پوری شیشی [illegible] ہر حالت میں [illegible] ضمانت [illegible] ہرجانہ اور مفت بھیجنے کا حلفیہ وعدہ۔

جوب مستی

ایک گولی کھاکر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے

لطف یہ ہے کہ اگر آپ [illegible] ایک گولی کھائیں تو تمام کمزوری اور تکان رفع ہوکر طبیعت تر و تازہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ جماع کرنے کی قوت پیدا کردے گی جتنی مرتبہ مباشرت کرلیجئے ہر مرتبہ پہلی ہی سی قوت پائیں گے [illegible] اس کی بدولت ساٹھ سالہ بڈھا جوانی کا دم بھرنے لگتا ہے امساک کی اس سے بڑھ کر بے نظیر گولیاں کوئی نہیں ہیں قیمت ایک درجن عـ (دو روپیہ)

سفوف شباب

ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ سفوف بھی عجیب سفوف ہے کہ جس کو استعمال کرکے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے لطف کی زیادتی کی وجہ سے بیہوشی تک نوبت آئے گی عضو پر مالش کرتے ہی امساک اور قوت کی بھرمار ہوگی زن اور شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہونچائے گی سب سے زیادہ عجیب یہ ہوگی کہ پھر اس عورت کو کوئی دوسرا صحبت نہ کر سکے گا نہ وہ کسی کے ساتھ آمادہ ہوگی۔ اگر آپ نے اسکا استعمال نہیں فرمایا تو گویا آپ نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا قیمت ایک شیشی عـ دو شیشی [illegible] تین شیشی [illegible] محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو قیمت واپس

طلاء ممسک ایک سی [illegible] ناکارہ کو مرد بنا دینے والا زبردست ممسک طلاء ایک گھنٹہ قبل [illegible] کی قوت پیدا ہوتی ہے [illegible] ہو جاتا ہے ممسک [illegible] ہو جاتی ہے دوران مباشرت [illegible] ہے قیمت صرف دو روپیہ فی شیشی علاوہ محصول

روغن طلند یہ روغن [illegible] صرف ایک ہفتہ استعمال کرکے جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے مطیع ہو جاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے صرف ایک دوسرے پر عاشق اور فریفتہ ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔ علاوہ محصول۔

جوب ممسک ایک گولی کھاکر گھنٹوں صحبت لطف اٹھائیے۔ لطف یہ ہے کہ اگر آپ کمزور ہوگئے ہوں تو کسی طرح کا تکان بھی نہ ہوگا [illegible] ہرگز [illegible] علاوہ محصول [illegible]

نوٹ۔ کوئی دوا جسکو فائدہ نہ ہو [illegible] قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible] تجربات عیسیٰ [illegible] ہر ایک بیماری کا علاج [illegible] ہر مرض کے ساتھ کرنے کے قابل بنا دیگی [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول [illegible] ایک کتاب مفت۔

مفت لو جو صاحب [illegible] دلچسپ رسالہ چراغ صحت [illegible] مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن جالیس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۱۵ ایک ڈبیہ کی قیمت [illegible] ایک درجن کی قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

موسمِ گرما کا تحفہ